روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعرات 9 جولائی 2009ء 15 رجب 1430 ہجری 9 وفا 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 153

بے مثال حفاظت

حضرت عبداللہ بن ثعلبہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے صحابہ کہا کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ کو اللہ کی طرف سے جو حفاظت حاصل تھی وہ کسی اور کو میسر نہیں ہے۔

(مسند احمد حدیث نمبر 22558)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

وہ زبردست نشان جو نبی کے ذریعہ سے ظاہر ہوتے ہیں جیسا کہ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی اور وحدانیت کو ثابت کرتے ہیں اسی طرح خدا تعالیٰ کی صفات جمالی اور جلالی کو اکمل اور اتم طور پر ثابت کر کے اُس کی عظمت اور محبت دلوں میں بٹھاتے ہیں اور جب ان نشانوں سے جن کی جڑ زبردست اور اقتداری پیشگوئیاں ہیں خدا تعالیٰ کی ہستی اور وحدانیت اور اس کے صفات جمالیہ اور جلالیہ پر یقین آجاتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کو اُس کی ذات اور جمیع صفات میں واحد لاشریک جانتا ہے اور اُس کی خوبیوں اور رُوحانی حسن و جمال پر نظر ڈال کر اُس کی محبت میں کھویا جاتا ہے اور پھر اُسکی عظمت اور جلال اور بے نیازی پر نظر ڈال کر اُس سے ڈرتا رہتا ہے اور اس طرح پر وہ دن بدن خدا تعالیٰ کی طرف کھنچا جاتا ہے یہاں تک کہ تمام سفلی تعلقات توڑ کر رُوح محض رہ جاتا ہے اور تمام صحنِ سینہ اُس کا محبت الٰہی سے بھر جاتا ہے اور خدا کے وجود کے مشاہدہ سے اُس کے وجود پر ایک موت وارد ہو جاتی ہے اور وہ موت کے بعد ایک نئی زندگی پاتا ہے۔ تب اُس فنا کی حالت میں کہا جاتا ہے کہ اسکو توحید حاصل ہو گئی ہے۔ پس جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں۔ وہ کامل توحید جو سرچشمۂ نجات ہے بجز نبی کامل کی پیروی کے حاصل ہو ہی نہیں سکتی۔

اَب اِس تقریر سے ظاہر ہے کہ خدا کے رسول کو ماننا توحید کے ماننے کے لئے علت موجبہ کی طرح ہے اور ان کے باہمی ایسے تعلقات ہیں کہ ایک دوسرے سے جُدا ہو ہی نہیں سکتے۔ اور جو شخص بغیر پیروی رسول کے توحید کا دعویٰ کرتا ہے اسکے پاس صرف ایک خشک ہڈی ہے جس میں مغز نہیں اور اسکے ہاتھ میں محض ایک مردہ چراغ ہے جس میں روشنی نہیں ہے اور ایسا شخص کہ جو یہ خیال کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص خدا کو واحد لاشریک جانتا ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ مانتا ہو وہ نجات پائیگا یقیناً سمجھو کہ اُس کا دل مجذوم ہے اور وہ اندھا ہے اور اُس کو توحید کی کچھ بھی خبر نہیں کہ کیا چیز ہے اور ایسی توحید کے اقرار میں شیطان اُس سے بہتر ہے کیونکہ اگرچہ شیطان عاصی اور نافرمان ہے لیکن وہ اس بات پر تو یقین رکھتا ہے کہ خدا موجود ہے۔ مگر اس شخص کو خدا پر بھی یقین نہیں۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد22 ص 121)

داخلہ مدرسۃ الظفر

(معلمین کلاس)

مدرسۃ الظفر ربوہ میں داخلہ کیلئے تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ معین تاریخ کا اعلان روزنامہ الفضل میں کر دیا جائے گا۔ ایسے طلباء جو زندگی وقف کر کے مدرسۃ الظفر میں داخلہ کے خواہشمند ہیں۔ وہ اپنی درخواست والد/سرپرست کے دستخط اور مقامی جماعت کے صدر صاحب/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ نظامت ارشاد وقف جدید ربوہ کو ارسال کریں تاکہ انٹرویو سے قبل دفتری کارروائی مکمل کی جاسکے۔

شرائط

☆ امیدوار کا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔

☆ میٹرک پاس امیدوار کی عمر 20 سال سے زائد نہ ہو۔

☆ ایف اے/ایف ایس سی پاس امیدوار کی عمر 22 سال سے زائد نہ ہو۔

☆ قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا جانتا ہو۔

☆ مقامی جماعت کے امیر صاحب/صدر صاحب کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔

ہدایات

امیدواران درخواست میں نام، ولدیت اور تاریخ پیدائش سکول کے ریکارڈ کے مطابق درج کریں۔ نیز واقفین نو اپنا حوالہ وقف نو بھی ضرور لکھیں۔ امتحان کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ کی اطلاع دیں اور رزلٹ کارڈ کی تصدیق شدہ فوٹو کاپی دفتر نظامت ارشاد وقف جدید میں بھجوائیں۔

قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ پڑھنے کو یقینی بنائیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں۔ عربی اور انگریزی کے معیار کو نیز دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ کتب سیرت النبیؐ، سیرت حضرت مسیح موعود، مختصر تاریخ احمدیت، کامیابی کی راہیں، دینی معلومات شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ نیز روزنامہ الفضل اور جماعتی رسالہ جات کا مطالعہ کرتے رہیں۔

نوٹ: انٹرویو کے وقت میٹرک ایف اے/ایف ایس سی کی اصل سند/رزلٹ کارڈ ساتھ لائیں۔

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل فون نمبروں پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ فون نمبر: 047-6212968
فیکس نمبر: 047-6214329

(ناظم ارشاد وقف جدید)

رپورٹ: مکرم ڈاکٹر راشد نواز صاحب جرمنی

جماعت احمدیہ جرمنی کی طرف سے Leipzig میں منعقد ہونے والی کتابوں کی نمائش میں شرکت

یہ محض اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ جماعت کو ہر سال لائپزگ Leipzig میں منعقد ہونے والی سالانہ کتابوں کی نمائش میں جماعت کے طرف سے سٹال لگانے کی توفیق ملتی ہے۔ امسال اس نمائش کیلئے چار دن مورخہ 12 تا 15 مارچ مقرر کئے گئے تھے۔

لائپزگ کی اس نمائش میں کل چار بڑے ہال استعمال ہوتے ہیں جن کے داخلی اور خارجی دروازوں کے دائیں بائیں دیواروں پر ہر کوئی مفت میں اپنے پوسٹر لگا سکتا ہے۔ پچھلے سالوں میں ہم مختلف کتب کے سرورق کی رنگین کاپی کروا کر ان دیواروں پر لگایا کرتے تھے۔ امسال اس ضمن میں ایک نیا تجربہ یہ کیا گیا کہ جماعت کا لٹریچر جو کافی تعداد میں موجود ہے اسے ان دیواروں پر لگایا گیا۔ اور ہر دروازے کے دائیں اور بائیں بڑی تعداد میں یہ بروشر لگائے گئے۔ اسی طرح مرکز سے ملنے والے بڑے بڑے پوسٹرز بھی لگائے گئے۔

لائپزگ میں کتابوں کے اس میلے میں ہر سال بہترین کتاب، بہترین ترجمہ کرنے والے اور بہترین لکھاری کا انعام بھی دیا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے ہر سٹال لگانے والے کو ہر کیٹیگری میں تین تین کتب مقابلے کے لئے منتخب کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ یہ کتب ایک جیوری کے سامنے پیش ہوتی ہیں جو کہ ان میں سے انعام کے قابل کتب اور لکھاریوں کا انتخاب کرتی ہے۔

12 مارچ کو صبح 10 بجے نمائش کا افتتاح ہوا۔ مکرم ہدایت اللہ صاحب ہر سال اس نمائش میں خاص طور پر فرینکفرٹ سے شرکت کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ اس روز ایک محتاط اندازے کے مطابق کل 4 ہزار کتب و کتابچے اور پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ اور تقریباً ایک ہزار افراد سٹال پر تشریف لائے۔

14 مارچ کو سٹال پر رش بہت زیادہ ہو گیا تھا اس روز نمائش میں آنے والوں کی تعداد باقی سب دنوں سے زیادہ تھی۔ اس روز اندازاً 8 ہزار کتب و کتابچے اور پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ اور تقریباً دو ہزار افراد سٹال پر تشریف لائے۔

15 مارچ بروز اتوار کو بھی اسی طرح سٹال لگایا گیا۔ اس روز صبح کے وقت کم رش تھا لیکن 12 بجے کے بعد کافی لوگ تشریف لائے۔ اس روز ایک مذہبی فورم میں (دین حق) اور (دین حق) کی خصوصیات پیش کرنے کا موقع بھی ملا جس کو کافی لوگوں نے دلچسپی سے سنا۔ یہ ایک سوال و جواب کی طرز پر ڈسکشن تھی جو کہ خاکسار اور ہدایت اللہ صاحب کے درمیان ہوئی۔

اس میں مکرم ہدایت اللہ صاحب نے اپنے ایمان لانے کا ایمان افروز واقعہ بیان کیا اسی طرح (دین حق) میں امن کی تعلیم بیان کی گئی۔ احمدیت کا تعارف کروایا گیا اور حضرت مسیح موعود کے آنے کا مقصد پیش کیا گیا۔ آخر میں پبلک کو سوال و جواب کا موقع دیا گیا جس میں کچھ لوگوں نے سوال کئے جن کے تسلی بخش جواب دئے گئے۔ یہ پروگرام بھی اس طرح پہلی مرتبہ اس نمائش میں کیا گیا۔ اور صبح ساڑھے دس بجے سے لے کر ساڑھے گیارہ بجے تک ایک گھنٹہ جاری رہا۔ اس کے بعد احباب کو سٹال پر آنے کی دعوت بھی دی گئی۔ اس روز بھی اندازاً 2 ہزار افراد کو تقریباً 8 ہزار کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

چاروں دن سٹال پر حق کے متلاشیوں کا تانتا بندھا رہا اور تقریباً صبح سے شام تک ڈسکشنز چلتی رہتی تھیں۔ کچھ افراد نے اپنے ایڈریسز بھی دیئے۔ امسال میلے پر آنے والے افراد کی کل تعداد ایک لاکھ 47 ہزار رہی۔ اور ان میں سے بہت سے ایسے افراد تھے جنہوں نے نہ تو کوئی کتب لیں اور نہ کوئی سوال و جواب کیا لیکن ہمارے سٹال کے سامنے سے ضرور گزرے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کے دل کھولے اور یہ قوم بھی جلد (دین) کی طرف آجائے آمین۔

اس نمائش کے لئے ایک محتاط اندازے کے مطابق تقریباً 34 ہزار کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اور کل 230 یورو کی کتب فروخت کی گئیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 5 جون 2009ء)

میں لا دیتا ہوں

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رفیق حضرت مسیح موعود بیان فرماتے ہیں۔

''ایک دفعہ میں وضو کے واسطے پانی کی تلاش میں لوٹا ہاتھ میں لئے اس دروازے کے اندر گیا۔ جو بیت مبارک میں سے حضرت مسیح موعود کے اندرونی مکانات کو جاتا ہے۔ تاکہ وہاں حضرت مسیح موعود کے کسی خادم کو لوٹا دے کر پانی اندر سے منگواؤں۔ اتفاقاً اندر سے حضرت مسیح موعود تشریف لائے۔ مجھے کھڑا دیکھ کر فرمایا۔ آپ کو پانی چاہئے۔ میں نے عرض کی جی ہاں حضرت مسیح موعود نے لوٹا میرے ہاتھ سے لے لیا اور فرمایا میں لا دیتا ہوں اور خود اندر سے پانی ڈال کر لے آئے اور مجھے عطا فرمایا۔''

(ذکر حبیب ص 236)

مکرم سید جلید احمد صاحب پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی

نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ کے اولین ہونہار طالب علم

مکرم میجر افضال احمد صاحب شہید

میجر افضال احمد پاکستانی فوج کا وہ دلیر سپوت جس نے مورخہ 19 جون 2009ء کو باجوڑ میں نہایت بہادری کے ساتھ ملک کے دشمنوں کے خلاف لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔ اپنے پیشہ ورانہ فرائض کی ادائیگی کے سلسلہ میں وطن پر قربان ہونے والے احمدیت کے اس سپوت کا تعلق نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ سے تھا۔ یوں اس ادارہ کو بھی یہ اعزاز اور فخر حاصل ہوا ہے کہ اس کے ایک سابق طالب علم نے فرض شناسی کا مظاہرہ کرتے ہوئے وطن پر جان قربان کی۔ بلاشبہ نصرت جہاں انٹر کالج کو اپنے اس ہونہار طالب علم پر فخر ہے۔

محترم میجر افضال احمد شہید کے والد صاحب کا نام مکرم اقبال احمد صاحب بھٹی ہے۔ کالج کے ریکارڈ کے مطابق آپ کی تاریخ پیدائش 22 مئی 1977ء ہے۔ آپ 3/اگست 1992ء کو نصرت جہاں انٹر کالج میں فرسٹ ایئر میں داخل ہوئے۔ آپ کا داخلہ نمبر 5 تھا۔ (اس سے قبل میٹرک کا امتحان آپ نے راولپنڈی سے پاس کیا تھا) نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ کے طالب علم کی حیثیت سے آپ نے ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان فیصل آباد ایجوکیشنل بورڈ سے فرسٹ ڈویژن میں (سائنس Pre-Engineering) میں پاس کیا۔ آپ کا بورڈ کا رول نمبر 3480 تھا۔ نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ میں تعلیم حاصل کرنے کے دوران آپ کی رہائش مکان نمبر 2/17 دارالرحمت وسطی ربوہ میں تھی۔ ایف۔ ایس۔ سی کرنے کے بعد 1995ء میں آپ ''پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول'' میں داخل ہوئے اور 1997ء میں بطور کیڈٹ ٹریننگ مکمل کی۔ اپنی ذہانت اور پیشہ وارانہ صلاحیتوں کی بدولت 2006ء میں میجر کا رینک حاصل کیا اور 19 مئی 2009ء کو بتیس برس کی عمر میں آنے والی نسلوں کے کل کو زندہ رکھنے کی خاطر اپنا آج قربان کرتے ہوئے مادر وطن پر نثار ہو گئے۔

نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ جہاں پر آپ نے اپنی زندگی کے دو تعلیمی سال گزارے کے ساتھ آپ کا بہت گہرا تعلق تھا۔ دوران تعلیم آپ نے اس ادارے کے وقار اور احترام کو ہمیشہ ملحوظ رکھا۔

بطور طالب علم آپ کا تعلیمی ریکارڈ نہایت شاندار تھا۔ جہاں آپ کا شمار قابل اور ذہین طلباء میں ہوتا تھا وہیں آپ اپنی سلجھی ہوئی ملنسار طبیعت اور اپنے نہایت عمدہ اخلاق اور کردار کی بدولت اپنے ساتھی طلباء کے لئے ایک قابل تقلید نمونہ تھے۔

اساتذہ کرام کی رائے میں آپ بہت محنتی، ذہین اور اساتذہ کرام کی بہت عزت کرنے والے اور اپنے ادارے کے ساتھ بہت محبت کرنے والے طالب علم تھے۔ اپنے اعلیٰ عادات و اطوار کی وجہ سے سب کو اپنا گرویدہ بنا لیتے تھے۔ اپنے ساتھی طلباء کی رائے میں آپ بہت ذہین اور ہنس مکھ طبیعت کے مالک تھے۔ اپنے ساتھیوں اور دوستوں کے ساتھ آپ کا رویہ بہت مخلصانہ اور دوستانہ ہوا کرتا تھا۔ عمومی طور پر آپ دھیمے مزاج کے حامل تھے اور اپنے دوستوں میں ہر دلعزیز تھے۔

نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ میں اپنے دو سالہ تعلیمی کیریئر کے دوران آپ نصابی، ہم نصابی اور سپورٹس کی سرگرمیوں میں بہت شوق اور لگن کے ساتھ حصہ لیتے تھے۔ 1994ء میں کالج کی N.C.C کی سالانہ پاسنگ آؤٹ پریڈ میں کالج کے جن طلباء نے پریڈ کو لیڈ کیا۔ آپ ان میں نمایاں تھے۔ آپ ایک بہترین سپورٹس مین تھے۔ فٹ بال کے بہت عمدہ کھلاڑی اور کالج ٹیم کے کیپٹن بھی تھے۔

نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ کے اساتذہ کرام اور محترم میجر صاحب شہید کے ساتھی طلباء کو ان کے بچھڑنے کا بہت غم ہے لیکن اس بات پر بھی نہایت فخر ہے کہ اس ادارے سے وابستہ ایک عظیم فرزند نے ادائیگی فرض کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ اپنے وطن کی سالمیت اور آبرو کے لئے پیش کیا۔ آپ کی یہ قربانی نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ کے طلباء کے لئے فخر کے ساتھ ساتھ مشعل راہ بھی رہے گی اور اس ادارہ کے اساتذہ کرام اور طلباء آپ کی حسین اور خوبصورت یادوں کو ہمیشہ زندہ رکھیں گے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ وطن عزیز کی خاطر شہادت کا بلند مرتبہ حاصل کرنے والے اس بہادر احمدی سپوت کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، آپ کی والدہ محترمہ، آپ کی بیگم صاحبہ، آپ کے بچوں کا حامی و ناصر ہو اور تمام جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

خشک سوراخ

(Dry Hole)

پٹرول کی تلاش میں جو کنویں کھودے جاتے ہیں اگر ان میں سے تیل دریافت نہ ہوا تو انہیں خشک سوراخ کہا جاتا ہے۔ حالانکہ وہ خشک نہیں ہوتے ان میں پانی موجود ہوتا ہے۔

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

لاہور شہر کی عظیم روحانی سعادتیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی لاہور میں خدمات دینیہ

پہلا سفر لاہور

خلافت پر متمکن ہونے کے چند ماہ بعد حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث آخر فروری 1966ء میں ایک دو ایام کے لئے لاہور تشریف لائے اور محترم نواب زادہ عباس احمد خان صاحب کی کوٹھی ''پام ویو'' میں (ڈیوس روڈ پر ایمبیسیڈر ہوٹل کے قریب) قیام فرمایا۔ ان ایام میں حضور نے کئی احمدی خاندانوں اور طلباء کو شرف ملاقات بخشا اور اس تشنگی کو دور کیا جو حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی کی لمبی بیماری کے باعث خلیفہ وقت کے ساتھ ملاقاتوں سے عارضی محرومی کی وجہ سے پیدا ہو چکی تھی۔ ان دنوں حضور ''پام ویو'' پر ہی نمازیں بھی پڑھاتے رہے۔

ملاقاتوں کے دوران حضور نے سینکڑوں احباب کو قیمتی مشوروں اور دعاؤں سے نوازا۔ جس سے کئی لوگوں کی اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاجتیں پوری ہوئیں۔

حضور یکم مارچ 1966ء کو لاہور سے روانہ ہو کر پونے آٹھ بجے شب بخیریت واپس ربوہ پہنچ گئے۔

دارالذکر لاہور میں پہلا

خطبہ جمعہ

خلیفۃ المسیح الثالث حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے خلافت پر متمکن ہونے کے بعد 30 ستمبر 1966ء کو دارالذکر لاہور میں پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

اس موقع پر حضور نے مکرم ملک طاہر احمد صاحب کے انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں اول آنے پر اور کئی میڈل حاصل کرنے پر بطور انعام ان کے نکاح کا اعلان بھی فرمایا اور خطبہ نکاح میں خاص طور پر ذکر فرمایا کہ اس موقع پر حضور بطور انعام ان کا نکاح پڑھا رہے ہیں۔

حضور تین روز تک لاہور میں قیام فرمانے کے بعد 2/اکتوبر 1966ء کو بعد دوپہر بذریعہ موٹر کار ربوہ واپس پہنچ گئے۔ (بحوالہ الفضل 4/اکتوبر 1966ء)

مجالس علم و عرفان

حضور 8/اکتوبر تا 15/اکتوبر 1969ء لاہور میں مقیم رہے۔ اس دوران حضور 10/اکتوبر 1969ء کو دارالذکر نماز جمعہ کے لئے تشریف لے گئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ 12/اکتوبر 1969ء کو لجنہ اماء اللہ لاہور سے خطاب فرمایا اس دورے کے دوران حضور کا قیام پام ویو ڈیوس روڈ پر رہا۔ جہاں کئی مجالس علم و عرفان منعقد ہوتی رہیں۔

10/اکتوبر 1969ء کی

مجلس عرفان

10/اکتوبر 1969ء کو مغرب و عشاء کی نماز کے بعد مجلس علم و عرفان منعقد ہوئی۔ جس میں پہلے چند سوالات کا حضور نے جواب دیا۔ حضور کے فرمودات کے بعض حصے درج ذیل ہیں:۔

ایک بنیادی اصول:

اللہ تعالیٰ کے احکام کے بجالانے میں بعض دماغ غلطی کر جاتے ہیں اس لئے حکم چھوٹا ہو یا بڑا۔ نافرمانی کے لحاظ سے برابر ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کی فرمانبرداری کرنی چاہئے۔ یہ ایک بنیادی اصول ہے جس سے سر مو انحراف نہیں کرنا چاہئے۔

پیدائشی احمدی:

جو احمدیت میں نسل پیدا ہوتی ہے۔ اس کو صرف لیبل کا احمدی نہیں رہنا چاہئے۔ بلکہ جس طرح نئے احمدی بڑی تحقیق کر کے اور بڑی دعائیں کرنے کے بعد اور سارے شبہات دور کرانے کے بعد بیعت کرتے ہیں اور بعض دفعہ انہیں ہم یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ ابھی مزید غور کرو۔

ایک احمدی کے گھر میں پیدا ہونے اور پروان چڑھنے والے بچے کے ذہن کو، اس کی روح کو اور اس کے دل کو یہ تسلی ہونی چاہئے کہ حضرت مسیح موعود کی جو تعلیم ہے وہ واقعی سچی ہے اور وہ حکمت اور صداقت سے پُر ہے اور قرآن کریم کی ایسی تفسیر ہے جو موجودہ زمانے کی ضرورتوں کو پورا کرتی ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے بچے ایمان پر علیٰ وجہ البصیرت قائم ہوں تو ہمیں ان کا یہ حق انہیں دینا پڑے گا کہ جب بھی دل میں کوئی شبہ پیدا ہو تو وہ اس کا جرأت کے ساتھ اظہار کریں اور یہ ہمارے لئے کوئی غصہ کی بات نہیں۔ بلکہ اس سے ہمیں خوشی ہوگی۔

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں:

حضرت مسیح موعود کی بعض ایسی پیشگوئیاں ہیں جو بین الاقوامی حیثیت کی حامل ہیں اور وہ پوری ہو چکی ہیں اور بعض ایسی ہیں جو ابھی پوری نہیں ہوئیں۔ جو بین الاقوامی حیثیت کی پیشگوئیاں پوری ہو چکی ہیں وہ دلیل ہے اس بات کی کہ جو پیشگوئیاں ابھی تک پوری نہیں ہوئیں وہ بھی اپنے وقت پر ضرور پوری ہو کر رہیں گی۔

بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے:

حضرت مسیح موعود کا ایک یہ الہام ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

انشاء اللہ ایسا وقت آئے گا کہ دنیا کے سارے بادشاہ بھی برکت ڈھونڈیں گے۔ لیکن پہلا بادشاہ جس نے کپڑوں سے برکت ڈھونڈی۔ وہ بادشاہ ہے کہ جس وقت یہ پیشگوئی کی گئی تھی یہ ملک جس کا وہ بادشاہ بنا ہے دنیا کے نقشے پر ہی نہیں تھا۔ اس ملک کا وجود ہی نہیں تھا۔ اس الہام کے ایک عرصہ بعد انگریزوں سے آزادی ملنے پر جب یہ ملک معرض وجود میں آیا تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے ایسی تاریں ہلائیں کہ اس آزاد حکومت کا جو صدر بنا وہ ماشاء اللہ احمدی تھا۔ چنانچہ انہوں نے ہمیں حضرت مسیح موعود کے کپڑے کا تبرک بھجوانے کے لئے لکھا۔

ہر احمدی کے پاس کتب کا کم از کم معیار:

12/اکتوبر کو مجلس عرفان میں حضور نے حضرت مسیح موعود کی تفسیر سورۃ فاتحہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تفسیر صغیر کے بارہ میں جائزہ لیا اور فرمایا:۔

ہر احمدی کے پاس ویسے تو حضرت مسیح موعود کی کتب کا مکمل سیٹ ہونا چاہئے۔ لیکن بعض دفعہ شروع میں مشکل ہوتا ہے۔

جن کتابوں کا ہر احمدی کے پاس موجود ہونا ضروری ہے ان میں سے

ایک تفسیر صغیر ہے۔

دوسری تفسیر سورۃ فاتحہ ہے اور

تیسرے حضرت مسیح موعود کی کتب کے وہ حوالے ہیں جنہیں محترم میر داؤد احمد صاحب نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے کتابی صورت میں شائع کیا ہے۔ فرمایا: اگر انسان انہیں ہی پڑھتا رہے تو یہ بات یقینی ہے کہ اس کا علم بڑھ جائے گا اور جہاں تک ان اقتباسات کا تعلق ہے جو مختلف عناوین کے تحت جمع کر دیئے گئے ہیں اگر ان سارے اقتباسات کو دیکھ لیا جائے تو حضرت مسیح موعود کی کتب پر بہت حد تک عبور حاصل ہو سکتا ہے۔ آپ سے کوئی بات کرے تو آپ اس کو فوراً جواب دے سکتے ہیں۔

14/اکتوبر 1969ء کی

مجلس عرفان

اس دورہ کی لاہور میں پانچویں اور آخری مجلس عرفان 14/اکتوبر کو بعد نماز مغرب و عشاء منعقد ہوئی اور پونے دو گھنٹے تک جاری رہی۔ اس مجلس کے بعض اقتباسات درج ذیل ہیں۔

تعلیم القرآن:

میں مختلف پیرایوں میں جماعت کو متوجہ کرتا رہا ہوں کہ تمام چھوٹے بڑے مرد و عورت قرآن کریم کو سیکھنے کی کوشش کریں۔ قرآن کریم ایک عظیم کتاب ہے۔

محبت رسول ﷺ:

ہماری خیر اور بھلائی اسی میں ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے محبت کریں اور ہماری خیر اور بھلائی اسی میں ہے کہ ہم اس اللہ سے محبت کریں جس نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جیسا وجود ہماری بہتری اور بھلائی اور خیر کے لئے مبعوث کیا تھا اور اس کے ذریعہ سے ہمیں عرفان عطا کیا۔

عاجزانہ راہیں:

میری عادت ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی عاجزانہ راہوں پر چلنے کی توفیق عطا ہوئی ہے۔ کئی دفعہ اس طرح ہوتا ہے کہ اگلے روز جمعہ ہوتا ہے لیکن میرے دماغ میں کوئی مضمون نہیں ہوتا۔ چنانچہ کئی دفعہ سوچا کہ میں کھڑا ہوں گا، عربی کے الفاظ پڑھوں گا اور یہ اعلان کر دوں گا۔ اس میں میری کوئی بے عزتی نہیں ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے کوئی مضمون نہیں سکھایا۔ اس لئے میں کوئی مضمون بیان نہیں کرتا۔ لہٰذا نماز پڑھ لیتے ہیں۔ لیکن کبھی ایسا نہیں ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کوئی نہ کوئی مضمون نہ سکھا دیا ہو۔ چنانچہ کئی بار اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک چمک پیدا ہوتی ہے اور مضمون سمجھ میں آ جاتا ہے۔

دعا کی ضرورت:

قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے ہر وقت دعا کرتے رہنا چاہئے۔ یہ دعا ہی ہے جس کے نتیجہ میں انسان کے دل اور اس کی زبان پر ایک ایسی کیفیت طاری ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایسے بندے پر رجوع برحمت ہوتا ہے اور اپنی کمال مہربانی سے اسے اپنے فضلوں سے نوازتا ہے۔ پس دعا کے بغیر دراصل ہماری زندگی کوئی زندگی نہیں ہے۔ کوئی آدمی اس حقیقت کو پہچانے یا نہ پہچانے۔ دعا کے بغیر ہماری زندگی مکمل نہیں ہو سکتی اور دعا کو...... نے ہمارے لئے بڑا اسہل کر دیا ہے۔

10/اکتوبر 1969ء کا

خطبہ جمعہ

10/اکتوبر 1969ء کو حضور نے نماز جمعہ

دارالذکر لاہور میں پڑھائی اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے سورۃ فاتحہ کی آیہ کریمہ ایاک نعبد وایاک نستعین کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرمائی اور قرآن عظیم اور اس کی تعلیمات کے بعض اہم پہلوؤں کے علاوہ خلافت حقہ کو ایک عظیم نعمت سمجھتے رہنے پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

(بحوالہ روزنامہ الفضل 15/اکتوبر 1969ء)

خلافت حقہ کے بارے میں حضور نے فرمایا:

خلافت کا قیام بھی خدا تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی خاص مشیت کے ماتحت بظاہر ایک کم مایہ اور ناتجربہ کار شخص کو مسند خلافت پر بٹھاتا ہے اور پھر اس کے فضل سے اس کے وجود میں قدرت ثانیہ کا ظہور اس رنگ میں جلوہ افروز ہوتا ہے کہ اس کے مقابلے میں جو لوگ اپنے آپ کو بڑا کرتا دھرتا سمجھتے ہیں یا اپنی تجربہ کاری اور تبحر علمی کا دم بھرتے ہیں وہ اس کے جلال و جمال اور عقل و فراست کے سامنے مات کھا جاتے ہیں۔ ان کے سارے منصوبے دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں۔ خلافت اولیٰ اور پھر خلافت ثانیہ کے حالات اور واقعات اس کے شاہد ناطق ہیں۔

حضور نے فرمایا:۔

خلافت ثالثہ کا قیام بھی انہی بنیادوں پر عمل میں آیا ہے۔ اس وقت بھی جماعت میں بڑے عالم، بڑے بزرگ اور بڑے ولی موجود تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی نظر انتخاب مجھ کم مایہ پر پڑی۔ میں اپنی ذات میں کچھ نہیں ہوں۔ میرا پہلا اور آخری سہارا اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھ سے جب اپنے پیار کا اظہار فرماتا اور اپنے فضلوں اور رحمتوں کی بارش برساتا ہے تو میرا دل جذبات تشکر سے لبریز ہو کر اس کے حضور اور زیادہ جھک جاتا ہے۔ اس عاجزی اور کم مائیگی کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے سہارے پر خلیفۂ وقت کو ایک غنیٰ کا مقام بھی حاصل ہوتا ہے اور اس لحاظ سے اسے منافقوں، سست اعتقادوں اور متکبروں کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ پس خلافت حقہ اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے۔ اس کی قدر کرنے اور اس کی برکات سے متمتع ہونے میں ہر ایک کی اپنی دین و دنیا کی بھلائی اور ہم سب کی خوشی ہے۔

(بحوالہ الفضل ربوہ)

لجنہ اماء اللہ لاہور سے خطاب

12/اکتوبر 1969ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے لجنہ اماء اللہ لاہور سے خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا:

آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک تو یہ حکم دیا ہے کہ آپ اپنے لئے اللہ تعالیٰ کی ان جنتوں کو حاصل کریں اور دوسرے آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ کہا کہ اے میری بچی! میں جنت کی آواز بھی دیتا ہوں۔ مگر تو اس طرف متوجہ نہیں ہوتی۔ تیرے دل میں یہ خواہش تو پیدا ہوتی ہے کہ تیرے بچے دنیوی نعمتوں کے وارث بنیں۔ سب سے بڑا ورثہ اور سب سے زیادہ قیمتی مال جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ وہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا پیغام ہے۔ وہ قرآن کریم کے جواہرات ہیں۔ وہ دین کا حسن ہے۔ وہ آنحضرت ﷺ کی راہ میں حضرت مسیح موعود کی فدائیت اور ایثار ہے اور خود آنحضرت ﷺ کا اسوہ حسنہ ہے۔

تمام احمدی بہنوں کا یہ فرض ہے کہ وہ قرآن کریم پر غور کرتی رہیں اور اس کی جملہ ہدایتوں پر عزم اور ہمت سے عمل کرتی رہیں۔ جس طرح وہ دنیوی اموال کے متعلق یہ خواہش رکھتی ہیں کہ ورثہ میں ان کی اولاد کو بھی ملیں۔ اسی طرح وہ ان روحانی نعماء کے متعلق بھی یہ خواہش رکھیں اور اسی کے مطابق اپنی اولاد کی تربیت کریں تاکہ ہماری اگلی نسل ہمارے بیٹے بھی اور ہماری بیٹیاں بھی اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کے اس طرح وارث ہوں جس طرح اس کے فضل سے ہم اس کی نعمتوں کے وارث ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اور آپ کی نسلوں کو بھی اپنے فضل اور رحمت کے دیکھنے کی توفیق بخشے۔ اللہ تعالیٰ کے غضب کی جھلک کبھی نہ دیکھیں۔

1970ء میں لاہور میں مختصر قیام

اپنی خلافت کے پانچویں سال حضرت اقدس نے 4/اپریل تا 8 جون 1970ء مغربی افریقہ کا دورہ فرمایا اور بعض یورپین ممالک میں بھی تشریف لے گئے۔

اس تاریخی سفر پر روانہ ہونے کے لئے حضور 4/اپریل کو قبل دوپہر بذریعہ کار ربوہ سے لاہور پہنچے اور مکرم چوہدری اسداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کے ہاں تھوڑی دیر قیام فرمانے کے بعد اسی روز بذریعہ ہوائی جہاز کراچی روانہ ہوئے۔ دورہ مکمل کرنے کے بعد واپسی پر حضور 8 جون 1970ء کو کراچی سے لاہور پہنچے اور اسی روز بذریعہ کار ربوہ روانہ ہوگئے۔

1973ء میں آمد پر لاہور میں قیام

یہ سفر 13 جولائی 1973ء کو شروع ہوا اور 26 ستمبر 1973ء کو اختتام پذیر ہوا۔ حضور 13 جولائی 1973ء کو بذریعہ کار ربوہ سے لاہور پہنچے۔ چوہدری اسداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی کوٹھی پر مختصر قیام فرمایا اور اسی روز بذریعہ ہوائی جہاز کراچی روانہ ہوگئے۔

واپسی پر حضور 26 ستمبر 1973ء کو کراچی سے لاہور پہنچے اور اسی روز واپس ربوہ تشریف لے گئے۔ لاہور کے بہت سے احباب حضور کو الوداع کہنے کے لئے شیخوپورہ تک گئے۔

مارچ 1974ء میں لاہور آمد اور قیام

6 مارچ 1974ء کو حضور نے مع بیگم صاحبہ بذریعہ کار خدا کے فضل سے پونے بارہ بجے بخیروعافیت ورود فرمایا۔

جس روز حضور نے واپس تشریف لے جانا تھا اس دن صبح جماعت احمدیہ لاہور کے سینکڑوں چھوٹے بڑے بچے بوڑھے اپنے پیارے امام کو الوداع کہنے کے لئے جس عاشقانہ جذبے اور فرط عقیدت سے حضور کی قیام گاہ پر تشریف لائے، وہ منظر نہایت ہی اثر انگیز اور قابل دید تھا۔ حضور نے ازراہ شفقت تمام احباب جماعت سے مصافحہ کیا۔ اس موقع پر حضور نے احباب کو قرآن کریم کا ایک نسخہ بھی دکھایا جو مراکش میں طبع ہوا تھا اور حضور کی خدمت میں تحفۃً بھجوایا گیا تھا۔

13 مارچ کو حضور لاہور سے مع قافلہ ساڑھے نو بجے بذریعہ کار ربوہ کے لئے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ لاہور کے کئی احباب بھی کاروں پر حضور کے قافلہ میں شامل تھے۔ شیخوپورہ سے پہلے خان پور کے قریب نہر پر مکرم چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ مع دیگر احباب حضور کے استقبال کے لئے چشم براہ تھے۔ یہاں حضور نے کار رکوائی اور لاہور کے احباب کو رخصت فرمایا۔

8 مارچ 1974ء کو دارالذکر میں خطبہ جمعہ

اس قیام کے دوران حضور نے 8 مارچ 1974ء کو دارالذکر لاہور میں نماز جمعہ بھی پڑھائی۔

حضور نے خطبہ جمعہ میں خدا تعالیٰ کی عظمت و جلال کی معرفت و اظہار کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے فضلوں کا ذکر فرمایا اور جماعت کو پہلے سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضور نے فرمایا۔ جماعت احمدیہ وہ الٰہی جماعت ہے جس کی سرشت اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کی آئینہ دار ہے۔ یہی وہ جماعت ہے جس کی فطرت میں اللہ تعالیٰ کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ یہی وہ جماعت ہے جس کے دل میں یہ تڑپ ہے کہ حق ساری دنیا پر غالب ہو اور دنیا انسانیت کے فخر حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجنے لگے۔ پس جس جماعت کا یہ شعار ہو اور جس کی زندگی خدا اور اس کے رسول کے نام کو بلند کرنے کے لئے وقف ہو اس کی سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہوتا۔

تحقیقاتی ٹربیونل کے لئے لاہور آمد

29 مئی 1974ء کو ہونے والے واقعہ کے متعلق حکومت نے لاہور ہائی کورٹ کے ایک فاضل جج مسٹر جسٹس کے ایم صمدانی پر مشتمل ایک تحقیقاتی ٹربیونل قائم کیا۔ اس واقعہ کی تحقیق کے سلسلہ میں ٹربیونل نے مختلف شہادتیں قلم بند کیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث 18 جولائی 1974ء کو صمدانی ٹربیونل میں بنفس نفیس پیش ہوئے اور اپنا بیان قلمبند کروایا۔ حضور کا بیان سات گھنٹے تک جاری رہا۔

1975ء میں لاہور میں قیام

1975ء میں حضور پھر یورپ کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ یہ حضور کا چوتھا غیرملکی دورہ تھا یہ دورہ 15/اگست تا 29/اکتوبر 1975ء تک جاری رہا۔ حضور 15/اگست کو ربوہ سے لاہور پہنچے اور اسی روز کراچی روانہ ہوگئے۔ حضور کو الوداع کہنے کے لئے ہزاروں احمدی احباب ایئرپورٹ پر پہنچے ہوئے تھے۔

واپسی پر حضور 29/اکتوبر کو کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز لاہور پہنچے۔ جہاں ہزاروں احباب جماعت احمدیہ لاہور ایئرپورٹ پر حضور کو خوش آمدید کہنے کے لئے موجود تھے۔ حضور ایئرپورٹ سے چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی کوٹھی پر تشریف لائے اور کچھ دیر قیام کے بعد اسی روز ربوہ کے لئے روانہ ہوگئے۔

1976ء میں لاہور میں قیام

1976ء میں حضور نے یورپ کا چھٹا اور امریکہ و کینیڈا کا پہلا تاریخی دورہ فرمایا۔ حضور 20 جولائی 1976ء کو ربوہ سے بذریعہ کار لاہور پہنچے۔ محترم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب کی کوٹھی پر چند گھنٹے قیام فرمایا اور اسی روز بذریعہ ہوائی جہاز کراچی کے لئے روانہ ہوگئے۔ واپسی پر 20/اکتوبر 1976ء کو حضور کراچی سے لاہور پہنچے اور امیر صاحب کی کوٹھی پر کچھ دیر ٹھہر کر بذریعہ کار ربوہ روانہ ہوگئے۔

1978ء میں لاہور آمد

2 تا 4 جون 1978ء کو لندن میں کسر صلیب کانفرنس میں شرکت کرنے اور یورپ کے مختلف ممالک کا دورہ کرنے کے لئے حضور نے 8 مئی تا 11/اکتوبر 1978ء مغرب کا سفر اختیار فرمایا۔ 8 مئی 1978ء کو حضور ربوہ سے لاہور پہنچے اور مکرم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب امیر جماعت لاہور کی کوٹھی پر کچھ دیر قیام کرنے کے بعد اسی روز بذریعہ ہوائی جہاز کراچی تشریف لے گئے۔ لاہور میں جسٹس مولوی مشتاق حسین صاحب نے حضور سے ملاقات کی۔

11/اکتوبر 1978ء کو بعد دوپہر ہزاروں احمدی احباب نے حضور کا لاہور ایئرپورٹ اور امیر صاحب لاہور کی کوٹھی پر والہانہ استقبال کیا۔ امیر صاحب کی کوٹھی سے حضور بذریعہ کار ربوہ تشریف لے گئے۔

1980ء میں لاہور میں قیام

1980ء کے تاریخی اور عظیم الشان دورہ یورپ امریکہ وافریقہ پر روانگی کے لئے 26 جون 1980ء بروز جمعرات علی الصبح مرکز سلسلہ ربوہ سے روانہ ہو کر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث 9 بجے صبح لاہور پہنچے اور وہاں امیر جماعت احمدیہ محترم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب کی کوٹھی پر قیام فرمایا اور وہاں سے مع اہل قافلہ اجتماعی دعا کے بعد گیارہ بجے قبل دوپہر لاہور کے ہوائی اڈے پر تشریف لے گئے اور بذریعہ پی آئی اے ساڑھے گیارہ بجے کراچی کے لئے روانہ ہوئے۔ لاہور کے متعدد احباب بھی مشایعت کی غرض سے اسی طیارہ میں حضور کے ہمراہ کراچی گئے۔ اس سفر کے دوران حضور نے تین براعظموں کے تیرہ ممالک کا پورے چار ماہ تک انقلاب آفریں دورہ فرمایا اور سپین سے مسلمانوں کے خروج کے 450 سال بعد پہلی بیت، بیت البشارت کا سنگ بنیاد بھی رکھا۔

اس عظیم الشان دورہ سے واپسی پر بھی حضور 26 اکتوبر 1980ء کو کراچی سے لاہور پہنچے۔ لاہور میں حضور کا طیارہ پانچ بجکر بیس منٹ پر بعد دوپہر لاہور پہنچا۔ لاہور ایئرپورٹ پر حضور کا استقبال کرنے کے لئے ہزاروں احباب جماعت موجود تھے۔ جس میں لاہور کے مقامی احباب کے علاوہ شیخوپورہ، گوجرانوالہ، ملتان، سیالکوٹ، اسلام آباد، راولپنڈی، گجرات، فیصل آباد اور دوسرے شہروں، قصبات اور دیہات سے آئے ہوئے ہزاروں احمدی بھی موجود تھے۔ ہوائی اڈے سے حضور امیر جماعت احمدیہ لاہور چوہدری حمید نصراللہ صاحب کی کوٹھی پر تشریف لے گئے۔ جسے حضور کی آمد کی خوشی میں جھنڈیوں سے خوب سجایا گیا تھا اور چراغاں بھی کیا گیا تھا۔ حضور کی کار جب کوٹھی میں داخل ہوئی تو گل پاشی کی گئی۔ یہاں پر قریباً دو ہزار افراد حضور کی زیارت کے لئے موجود تھے۔ سب سے پہلے حضرت مسیح موعود کے دو رفقاء حضرت میاں محمد حسین صاحب اور حضرت بابو عبدالحمید صاحب نے حضور کا استقبال کیا۔ اس کے بعد حضور احباب کی طرف تشریف لائے اور بلند آواز سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرمایا جس کا احباب نے نہایت جوش و جذبہ سے جواب دیا۔ یہاں پر حضور ازراہ شفقت الائیڈ سائنٹیفک سٹور کے مالک مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب کا حال دریافت کرنے ان کی کرسی تک تشریف لے گئے، جو ان دنوں بیمار تھے۔ مگر حضور کے دیدار کی خاطر بیماری میں بھی وہاں آئے ہوئے تھے۔ لاہور سے سوا سات بجے شام حضور مع قافلہ ربوہ کے لئے روانہ ہوئے۔ بہت سے احباب شیخوپورہ تک ساتھ گئے۔

ہلٹن ہوٹل میں استقبالیہ

حضور نے اپنے ساتویں اور آخری غیر ملکی دورے کے دوران (جو 26 جون 1980ء کو ربوہ سے شروع ہوا اور 26 اکتوبر 1980ء تک جاری رہا) 9 اکتوبر 1980ء کو بیت البشارت سپین کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس تاریخی کارنامے پر ہلٹن ہوٹل لاہور میں ایک شاندار استقبالیے کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں ملک کی کئی نامور شخصیتوں، سیاستدانوں، صحافیوں، اعلیٰ فوجی افسروں اور دیگر احباب نے شمولیت کی۔

اس استقبالیے میں شرکت کے لئے حضور 29 جنوری 1981ء بروز جمعرات ربوہ سے لاہور تشریف لائے۔ حضور کی واپسی یکم فروری 1981ء کو ہوئی۔

(خلافت جوبلی مجلّہ لجنہ اماء اللہ لاہور)

❁❁❁❁❁❁

مرسلہ: مکرم محمد حسین غضنفر صاحب

حکمت کے موتی۔ عرفان کے خزانے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے تجارب کی روشنی میں

نوٹ: تمام صفحات خطبات نور سے دیئے گئے ہیں۔

جہاں بدکاریاں کثرت سے ہوں وہاں غضب الٰہی نازل ہوتا ہے۔ (ص53)

مامور من اللہ کو تم اس کے فوق العادت غیر معمولی کاموں سے شناخت کر سکتے ہو۔ (ص 57)

مشکلات سے نجات پانے کے واسطے ایک ہی راہ ہے اللہ کو سپر بنالو۔ (ص 57)

کامیابی کے صحیح اور یقینی اسباب اور ذرائع معلوم نہیں ہوسکتے جب تک سچا علم نہ ہو اور سچا علم بدوں قرآن کے نہیں آسکتا اور قرآن بدوں تقویٰ کے حاصل نہیں ہوتا اور سچا تقویٰ اور خشیت الٰہی پیدا نہیں ہوتی جب تک اللہ تعالیٰ کے منتخب فرمائے ہوئے بندوں کی صحبت میں نہ رہے۔ (ص58)

صدقات مال کو پاک کر دیتے ہیں اور آفات اور مشکلات کو روک دیتے ہیں۔ (ص59)

تلاوت تب مفید ہوسکتی ہے کہ علم ہو اور علم تب مفید ہوسکتا ہے جب عمل ہو اور عمل تزکیہ سے پیدا ہوتا ہے اور علم معلم سے ملتا ہے۔ (ص81)

خدا کی محبت یا اس کے محبوب بننے کا ذریعہ رسول اللہ ﷺ کی سچی اتباع ہے۔ (ص140)

چالاکیوں سے کام لینے والا بامراد نہیں ہوسکتا۔ (ص141)

جب تک تم لوگوں میں باوجود اختلاف کے ایک عام وحدت نہ ہوگی اور ہر ایک تم میں سے دوسرے کو فائدہ پہنچانے کی کوشش میں لگا نہ رہے گا تم خدا کے اس فضل عظیم کو حاصل نہیں کرسکو گے جو ایک بھاری مجمع پر ہوتا ہے۔ (ص177)

ہمارا اعتقاد ہے کہ قرآن مجید زندہ کتاب ہے دین ......زندہ مذہب ہے۔ (ص199)

ہر بدی خدا کی صفات سے غافل ہونے کی وجہ سے آتی ہے۔ (ص307)

اللہ اور اس کے اسماء اور صفات پر ایمان لانے سے بہت سی بدیاں دور ہوجاتی ہیں۔ (ص307)

جس انجمن جس کمیٹی اور سوسائٹی نے صرف فروعات میں کوشش کی ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوئی۔ دیکھو اگر جڑ ہی خشک ہو تو پتوں کو پانی میں تر کرنے سے کیا فائدہ۔ (ص308)

ایک ظلمت فطرت ہوتی ہے جب انسان میں ظلمت فطرت ہوتی ہے تو اس کو ہزار دلائل سے سمجھاؤ اور لاکھ نشان اس کے سامنے پیش کرو وہ اس کی سمجھ میں ہی نہیں آسکتے۔ ایک ظلمت جہالت ہوتی ہے۔ ایک ظلمت عادت، ظلمت رسم، ظلمت صحبت، ظلمت معاصی، غرض یہ سب اندھیرے ہیں دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان سب سے محفوظ رکھے۔ (ص341)

ایک شخص سردہ لایا اور ساتھ ہی شکایت کی کہ اس کا پھل خراب نکلا۔ میں نے کہا کہ قربانی نہیں ہوئی۔ چنانچہ دوسرے سال جب اس نے زیادہ پھولوں اور خراب پودوں کو کاٹ دیا تو اچھا پھل آیا۔ (ص377)

حقیقی غنی اللہ کی ذات ہے اور سراپا احتیاج انسان۔ (ص433)

بہت سے لوگ اخلاص ظاہر کرتے ہیں چندے بھی دیتے ہیں بہت سے خوشامد کرتے ہیں ......مگر وہ آدمی جو فرمانبرداری میں اور کسی بات کی پرواہ نہ کرے وہ ملے تو بےنظیر واکسیر ہے۔ نقصان پہنچانے والے کے پاس ہرگز نہ بیٹھنا چاہئے۔ (ص434)

کان کھول کر سنو جو نماز کا مضیع ہے اس کا کوئی کام دنیا میں ٹھیک نہیں۔ (ص436)

جب خشیت اللہ نہ ہو آخرت پر ایمان نہ ہو حرام خوری سے نہیں رک سکتے۔ (ص397)

میں نے تجربہ سے آزمایا ہے جو کنجوس ہو وہ حق پر نہیں پہنچتا۔ بعض دفعہ کسی سخاوت والے انسان کے لئے کسی محتاج کے دل سے دعا نکلتی ہے۔ (ص397)

مشکلات کے تین وقت آتے ہیں۔ ایک قرض، سو اس میں بھی امداد کرو، ایک غریبی، جس میں انسان بہت سی بدیوں کا ارتکاب کرگزرتا ہے۔ ایک بیماری فرمایا ان سب میں استقلال سے کام لو۔ اللہ تمہیں توفیق دیوے۔ (ص398)

سود کا لینے والا، دینے والا بلکہ لکھنے والا اور گواہ سب خدا کی لعنت کے نیچے ہیں۔ (ص402)

وہ جو معرفت کے خزانے اگلتا ہے اس کی طرف مطلق توجہ نہیں کرتے اور نکتہ چینی پر تلے رہتے ہیں۔ (ص413)

جب کسی قوم میں ادبار آتا ہے تو اس کی اصطلاحات بھی بدل جاتی ہیں۔ دیکھو مغل، ترک، قریشی، پٹھان، یہ چار قومیں باہر سے آئیں، یہ فاتح بھی تھے۔ جب ادبار کا وقت اور ان میں بدی پھیلی تو قلعہ فتح کرنا، آہ پنجاب میں بہت برے معنوں میں لیا جانے لگا۔ جب کسی عورت سے ناجائز تعلق ہوا اور وہ ان کے قابو آئی تو یہ بول اٹھے کہ اے لو فتح ہوگیا۔ (ص414)

میں اس سے بھی تم کو کھول کر سنانا چاہتا ہوں کہ کوئی قوم سوائے وحدت کے نہیں بن سکتی۔ بلکہ میں تو کہتا ہوں کوئی انسان سوائے وحدت کے انسان نہیں بن سکتا۔ کوئی محلّہ سوائے وحدت کے محلّہ نہیں بن سکتا اور کوئی گاؤں سوائے وحدت کے گاؤں نہیں بن سکتا اور کوئی ملک سوائے وحدت کے ملک نہیں بن سکتا اور کوئی سلطنت سوائے وحدت کے سلطنت نہیں بن سکتی۔ دیکھو میری آنکھ تو کہتی ہے کہ یہ زہر ہے اب ہاتھ کہے کہ مجھے آنکھ کی پرواہ نہیں اور وہ اٹھا کر وہ زہر کھا لیتا ہے تو اس کا نتیجہ ہلاکت ہے۔ اسی طرح گھر کی بات ہے۔ اگر بچہ اپنے مربی، اپنے باپ، اپنی ماں کی بات نہیں سنتا تو اس کی تعلیم و تربیت کا ستیاناس ہوجائے۔ اسی طرح محلّہ، ملک اور سلطنت کا حال ہے۔ اھدنا ...... کی تفسیر میں میں نے مرزا صاحب سے سنا ہے کہ اھدنا میں نا اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ سوائے جماعت کے اللہ تعالیٰ سے بعض خاص فضل کوئی انسان نہیں لے سکتا۔ جماعت کی بڑی ضرورت ہے یہاں تک کہ اگر جمع نہ ہو تو خدا کے اس فضل کے جاذب نہیں ہوسکتے۔ (ص417)

بمب کے گولے اور زلزلے سے بھی زیادہ خوفناک یہ بات ہے کہ تم میں وحدت نہ ہو۔ (ص422)

جلد بازی سے کوئی فقرہ منہ سے نکالنا بہت آسان ہے مگر اس کا نگلنا بہت مشکل ہے۔ (ص422)

جس قدر نئے نئے قانون وضع ہوتے ہیں اسی قدر شریر لوگ شرارت کی راہیں نکال لیتے ہیں۔ (ص525)

یادرکھو جو امن اور اصلاح کے زمانے میں فساد اور شرارت کرتا ہے وہ سزا کا بہت بڑا مستحق ہے۔ (ص549)

ماخوذ

عظیم الجثہ جانوروں کی تباہی کی وجوہات

سائنسدانوں کا خیال ہے کہ دنیا میں پانچ بڑی قدرتی آفتیں نازل ہوئیں جس سے بڑے جانور اور مخلوقات دنیا سے نیست و نابود ہوگئے۔ سب سے پہلے تو موسموں میں تیزی سے تغیر و تبدل ہوا جس سے جانور موت سے ہمکنار ہوئے۔ سائنسدانوں کا خیال ہے کہ زلزلوں اور برفانی طوفانوں کی وجہ سے بھی مخلوقات برباد ہوئی اور ارض کائنات میں تباہی کا یہ سلسلہ ختم نہیں ہوا۔ آج بھی زلزلے آرہے ہیں اور لاکھوں انسان اور جانور موت کے گھاٹ اتر رہے ہیں۔ پچھلے ہزاروں سال سے قدرتی آفات اپنے رنگ بدل بدل کر انسان اور جانور دونوں کو صفحہ ہستی سے معدوم کرتی جارہی ہے۔ ڈائنوسار جو اس دنیا میں جگہ جگہ پھرتے تھے اور ان کے ساتھ کوئی 60 سے لے کر 80 اقسام کے جانور بھی موجود تھے۔ آج ان کا نام صرف کتابوں میں رہ گیا ہے۔ یہاں تک کہا جاتا ہے کہ چھوٹے سائز کے ڈائنو سار پرندوں کا روپ دھار گئے اور فضا میں اڑنے لگ گئے۔ جانوروں کے ڈھانچوں یا فوسلز ریکارڈ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بڑے جانور یکایک اکٹھے موت سے ہمکنار نہیں ہوئے بلکہ ایک نسل کے بعد دوسری نسل بربادی سے دوچار ہوتی رہی۔ ان کی موت کی وجوہات، اب تک بہت تحقیق کے باوجود ابہام کے پردے میں لپٹی ہوئی ہیں۔ فوسلز (ڈھانچوں کا جو ریکارڈ) ہے اس سے بھی واضح طور پر معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کون سی آفتیں تھیں۔ وہ کونسی بڑی بیماریاں تھیں جنہوں نے دنیا کی حیران کن مخلوقات کو تباہی سے دوچار کردیا۔

مخلوقات کو تباہ کرنے میں تیزابی بارشوں کا طویل سلسلہ تھا۔ وہاں آتش فشاں پہاڑ جہاں جہاں پھٹتے تھے قریب کی انسانی آبادیوں اور جانوروں کو موت کے منہ میں پہنچا دیتے تھے۔ آبادیوں کا گروہ جسے پہاڑ کے پھٹنے کا کچھ ادراک ہو جاتا تھا وہ تیزی سے سمندری ساحلوں کی طرف دوڑ پڑتے تھے۔ اس دوران آتش فشانی لاوا دور تک پھیل جاتا تھا اور سیاہ دھوئیں کے بادل آسمان کی پنہائیوں میں اتر جاتے تھے۔ آج کے دور میں جب آتش فشاں پہاڑ پھٹتا ہے تو اس کا دھواں بادلوں میں سماتا ہے اور فضا کو گرم آلود اور سیاہ کر دیتا ہے اور طیارے ان علاقوں میں سفر کر رہے ہوں تو وہ اپنا فضائی روٹ بدل لیتے ہیں یا بھول جاتے ہیں اور طیارہ حادثہ کا شکار ہوکر زمین یا سمندر میں گر پڑتا ہے۔

ماہرین کا یہ بھی کہنا ہے کہ دھوئیں کے بادل کئی ماہ تک فضا میں اڑتے رہتے ہیں جن سے موسموں میں بھی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ تیزابی بارشوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے تو ختم نہیں ہوتا۔ جانوروں اور انسانوں کی زندگی کو گونا گوں بیماریوں میں مبتلا کر کے موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے۔ آجکل جو دنیا میں صنعتی آلودگی پھیلی ہوئی ہے وہ بھی انسان کو دنیا کے ایک کنارے سے لے کر دوسرے کنارے تک اموات کا شکار کرتی چلی آرہی ہے۔ ایسے ستارے جو Comet دمدار کہلاتے ہیں انہوں نے بھی دنیا میں بڑی بربادی لائی ہے اور ڈائنوسار کی بڑی نسل کو صفحہ ہستی سے نابود کر دیا ہے۔

موسموں کی تبدیلی سے جب گرم ہوائیں چلتی ہیں تو اس کا اثر ہوتا جاتا ہے۔ دودھ دینے والے جانوروں کی بڑی تعداد شدید سرد موسم کی سختی نہ برداشت کرتے ہوئے دنیا سے نابود ہو گئی۔ برفانی ہواؤں نے جانوروں کو رہائش کا سہارا بھی نہیں دیا اور وہ ادھر ادھر بھٹکتے رہے۔ کئی جگہ اس قدر خوراک کی قلت پیدا ہوئی کہ وہ جسم میں خوراک نہ ہونے کی وجہ سے ہلاک ہوگئے۔ بعض سائنسدان انسانوں پر الزام دیتے ہیں کہ جانوروں کو مارنے میں ان کا بھی کردار ہے کہ وہ جانوروں کا شکار کرنے کے لئے نئی تکنیک لے کر آئے، جس میں پھنس کر جانوروں کی بڑی تعداد موت سے ہمکنار ہوئی۔ آجکل جانوروں کو بڑے محفوظ طریقے سے جنگلوں سے پکڑا جارہا ہے۔ جانوروں کی تعداد کم ہوتی جارہی ہے اور نادر قسم کے جانور بہت کم ہو کر رہ گئے ہیں۔ انہیں پکڑ کر چڑیا گھروں میں لا کر ان کی افزائش کی جارہی ہے کیونکہ نادر جانور دنیا کا ایک ورثہ ہے اور جسے دیکھنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

دنیا میں اب جہاں جہاں آبادیاں بڑھتی جارہی ہیں۔ مثلاً فلپائن کی آبادی بڑھ رہی ہے۔ برازیل کی آبادی بڑھ رہی ہے یہاں ترقیاتی کاموں کے لئے جنگلات میں کٹاؤ کا عمل جاری ہے جس سے جانوروں کی رہائش گاہیں، پناہ گاہیں تباہی سے دوچار ہورہی ہیں۔ گرم ہوائیں جنگلات میں آگ لگا دیتی ہیں اور پورا جنگل اور اس کی نادر مخلوق تباہی سے دوچار ہو جاتی تھی۔ اگر انسانی آبادی کے قریب گرم ہواؤں کے اثرات پڑتے تو پوری زمین ہی جل جاتی بلکہ آج بھی زلزلے دنیا میں تباہی پھیلا رہے ہیں۔ زمین کے اندر گرم آلود چٹانوں کے ٹکرانے سے زلزلے پیدا ہوتے رہے ہیں اور انسانی زندگی کو ایسے مسائل کا شکار بناتے ہیں کہ جن کو حل ہونے میں کئی برس لگ جاتے ہیں۔

سائنسدانوں کے مطابق گرم ہوائیں تو نقصان دیتی ہیں لیکن تیز تیزابی بارش بھی بہت تباہی لاتی ہے۔ مٹی کے طوفان جو ریگستانوں میں اڑتے ہیں ان سے ہر طرف سیاہی پھیل جاتی ہے اور کئی علاقوں میں شدید سردی پڑنے لگ جاتی ہے۔ کاربن ڈائی آکسائیڈ (CO2) جس کا اخراج دنیا میں جگہ جگہ فیکٹریوں سے ہورہا ہے اس سے پوری دنیا میں موسم شدت سے گرم آلود ہو جاتا ہے آجکل کاربن ڈائی آکسائیڈ کی شدت سے موسموں میں حدت بڑھتی جارہی ہے اور انسان گونا گوں بیماریوں کا شکار اپنا فائدہ دیکھ رہا ہے لیکن جانوروں کی نسلوں کو تباہی سے دوچار کررہا ہے امریکہ کے ہوائی علاقہ میں بھی جانوروں کی طرح طرح کی اقسام پائی جاتی رہی ہیں لیکن ترقیاتی کاموں جن میں لکڑی کا استعمال بہت زیادہ ہوتا ہے اس کے لئے جنگلات کا کٹاؤ جانوروں کی زندگی کو تباہ کرتا چلا آرہا ہے۔ اس سے یہ نقصان بھی ہوتا ہے کہ علاقہ میں سردی میں یکایک اضافہ ہو جاتا ہے جس سے جانور اپنا بچاؤ نہیں کرسکتے اور ہلاک ہو جاتے ہیں۔

دنیا میں انسانوں کے نقل مکانی سے خطرناک بیماریاں پھیل رہی ہیں مثلاً کانگو وائرس جو کانگو (افریقہ) سے ایشیا پہنچا ہے اور انسان کے لئے مسئلہ بنا ہوا ہے۔ اس طرح جانوروں اور پرندوں کی دنیا میں دور دراز علاقوں میں پرواز کرنے سے بیماریاں پھیلتی ہیں۔ نیپال کے پرندے اپنے ساتھ ایسے وائرس لائے جو امریکہ کے ''ہوائی'' کے علاقہ کے پرندوں میں اثر انداز ہونا شروع ہوگیا اور جس سے ہزاروں پرندے ہلاک ہوگئے ہیں۔

بہرحال اب دنیا کے تمام سائنسدان سر جوڑ کر بیٹھ گئے ہیں کہ دنیا میں جو نادر مخلوقات جانوروں اور پرندوں کی تھی عام تباہی سے دوچار ہوگئے ہیں۔ لیکن اب بھی دنیا میں نادر جانور، پرندے مخلوقات ہیں ان کی تو حفاظت کر لی جائے اس لئے نئے چڑیا گھر اور عجائب گھر تعمیر ہورہے ہیں اور جہاں بیمار جانوروں کا علاج بھی کیا جارہا ہے۔ کائنات کے اس حیاتیاتی ورثہ کی بحالی اور افزائش ایک قدرتی امر ہے اور وہ فضا جو کاربن ڈائی آکسائیڈ پیدا کررہی ہے۔ ماحول کو آلودہ کررہی ہے اس کا تدارک بہت ضروری ہے۔

☆......☆......☆

مکرم عثمان ناصر صاحب

میرے پیارے والد مکرم احمد حسین شاہد صاحب

ہمارے پیارے والد مکرم احمد حسین شاہد صاحب مورخہ 4/اگست 2007ء کو ہمیں چھوڑ کر اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔ جانا تو سب نے ہی ہے لیکن اچانک وفات دل پہ کچھ گہرا اثر کر جاتی ہے۔

میرے والد صاحب نے جامعہ احمدیہ سے شاہد پاس کیا۔ اس کے علاوہ عربی فاضل اور اردو فاضل کی ڈگریاں بھی ان کے پاس تھیں ہر کام توجہ اور محنت سے کرنا ان کا شیوہ تھا۔ دفتر اصلاح و ارشاد مرکزیہ میں انسپکٹر تھے۔ نمازوں کی پابندی کرتے خواہ آندھی ہو یا بارش بیت المبارک میں تشریف لے جاتے۔ بہشتی مقبرہ روزانہ جانا ان کا معمول تھا۔ جس دن میرے والد صاحب کی وفات ہوئی اس دن صبح بہشتی مقبرہ سے آ کے کہنے لگے کہ میں تو سب کو سلام کر آیا ہوں۔ کبھی کسی کا جنازہ نہیں چھوڑتے تھے۔ بعض اوقات والدہ صاحبہ کہتیں کہ کوئی واقف تھا جس کے جنازہ میں شامل ہونے گئے تھے تو کہتے کہ ضروری تو نہیں کہ واقف کا پڑھا جائے کسی کا پڑھیں گے ہی تو کوئی ہمارا پڑھے گا۔ شاید اسی لئے والد صاحب کی وفات پہ کافی تعداد میں لوگ شامل تھے۔

3 ماہ پہلے بڑے بھائی عمر محمود کی شادی ہماری پھوپھو کی بیٹی سے ہوئی، بہت خوش تھے کہ میری بھانجی ہمارے گھر آئی ہے۔ وہ سب گھر والے کینیڈا سے شادی کرنے کے لئے آئے تھے ابھی بیٹے اور بیٹی کو کینیڈا رخصت کئے 3 ماہ ہوئے تھے کہ اچانک ہمیں اس صدمہ سے دوچار ہونا پڑا۔

ہمیں ہمارے والد صاحب نے کبھی کسی کمی کا احساس تک نہ ہونے دیا۔ ہمیں ہر طرح سے لاڈ لا رکھا ہاں اگر ہم سے نمازوں میں کوتاہی ہوتی تو پھر تو غصے میں ان کا اور ہی روپ دیکھتے یہی وجہ ہے اور ان کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ ہم نمازوں کو باقاعدگی سے پڑھتے ہیں میرے والد صاحب نہایت صابر و شاکر تھے۔ ہمیشہ اللہ پر بھروسہ کرنے والے اور تقویٰ اختیار کرنے والے تھے۔

بعض اوقات والدہ صاحبہ کسی وجہ سے پریشان ہوتیں تو کہتے اللہ پہ یقین رکھو اور تقویٰ اختیار کرو پھر دیکھو اللہ کیسے سنتا ہے۔

بیت اقصیٰ کی عمومی نگرانی کا کام بھی ان کے سپرد ہوتا تھا۔ جو آخری روز تک انجام دیتے رہے وفات سے ایک دن پہلے بیت اقصیٰ میں جمعہ کی نماز ادا کر کے آئے۔ جس طرح دنیا میں انہوں نے صبر و شکر کے ساتھ زندگی گزاری اسی طرح ان کے چہرے سے آخری وقت لگ رہا تھا کہ وہ دنیا کو بھی بڑے صبر و حوصلے سے خدا حافظ کہہ کے جارہے ہیں۔ تقریباً آخر میں ہنستا چہرہ اپنی سب فیملی کو اونچا ہاتھ کر کے خدا حافظ کہہ کر گئے۔

دعا کریں اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور اپنے پیاروں کے قدموں میں جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین

☆......☆......☆

نماز جنازہ حاضر وغائب

✪ مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 2 جولائی 2009ء کو قبل از نماز ظہر بمقام بیت فضل لندن درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب

مکرم عبدالکریم صاحب لندن یکم جولائی 2009ء کو طویل علالت کے بعد وفات پا گئے۔ آپ کی عمر 89 سال تھی۔ مرحوم 1960ء کی دہائی میں یوکے آئے تھے۔ تعلیم مکمل کر کے بطور الیکٹرک انجینئر کام کیا اور ستر سال کی عمر میں ریٹائر ہوئے۔ بعد ازاں جماعت یوکے کے شعبہ سمعی بصری میں 21 سال تک خدمت کی توفیق پائی۔ نیک دعا گو، نظام جماعت کے پابند اور خلافت سے محبت رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم خالد الیمانی ابونعیم صاحب

مکرم خالد الیمانی ابونعیم صاحب دمشق سیریا اس سال کے آغاز میں وفات پا گئے۔ مرحوم نے مکرم منیر الحصنی صاحب کی زندگی میں بیعت کی اور ہمیشہ جماعت سے وفا اور اخلاص کا تعلق رکھا۔ ایک دفعہ حضرت سعید الشامی الطرابلسی رفیق حضرت مسیح موعود کے خاندان کے بارے میں پتہ کرنے کیلئے خصوصی طور پر طرابلس بھی گئے۔ اگرچہ حالات اچھے نہ تھے اور عمر بھی نوے سال سے تجاوز کر چکی تھی لیکن پھر بھی خلیفہ وقت کو دیکھنے کی بڑی آرزو رکھتے تھے۔ آخر خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے 2005ء میں لندن آ کر ملنے کے سامان پیدا فرما دیئے۔ باوجود عمر رسیدہ ہونے کے 30 میل دور سے جمعہ پڑھنے جماعتی مرکز میں آتے رہے اور کبھی ناغہ نہیں کیا۔

(2) مکرم حسین بن حسن اللیل صاحب

مکرم حسین بن حسن اللیل صاحب دمشق سیریا 7 مئی 2009ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ دمشق میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں شنوائی اور گویائی سے محروم ہو گئے تھے لیکن بات کرنے کی کوشش کرتے اور بعض کلمات ادا بھی کر لیتے تھے۔ ان کے بیٹے خالد اللیل صاحب نے 1986ء میں بیعت کی اور انہیں کی دعوت الی اللہ سے ان کو 2008ء میں بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ ایم ٹی اے پر حضور انور ایدہ اللہ کو آتا دیکھتے تو فرماتے ''اللہ اکبر'' بہت معصوم اور پیار کرنے والے شخص تھے۔

(3) مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ

مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ اہلیہ مکرم سلیم الجابی صاحب آف دمشق سیریا گزشتہ دنوں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ مکرمہ حضرت زینب رفیقہ حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں۔ آپ کی شادی سیدنا حضرت مصلح موعود نے 1955ء میں سلیم الجابی صاحب سے ربوہ میں کروائی۔ آپ ناصرات سکول ربوہ کے 3 ابتدائی اساتذہ میں سے تھیں۔ جب حضرت مصلح موعود نے آپ کو شام کے لئے رخصت کیا تو مکرم منیر الحصنی صاحب امیر جماعت شام کو پیغام بھجوایا کہ ہم ایک مربیہ بھیج رہے ہیں۔ اس کا خیال رکھیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نہایت نیک خاتون تھیں۔ انہیں ہمیشہ یہ فکر رہتی کہ ان کی اولاد خلافت اور نظام جماعت سے وابستہ رہے۔

(4) مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ

مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا عبدالماجد خان صاحب مرحوم دارالعلوم غربی ربوہ 24 جون 2009ء کو 66 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ نمازوں کی پابند، ملنسار، مہمان نواز اور غریبوں کی ہمدرد نیک خاتون تھیں۔ خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں اور ہر عید کے موقع پر سوٹ بنا کر مستحقین میں تقسیم کیا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم خالد احمد صاحب مربی سلسلہ ماسکو کی والدہ تھیں۔

(5) مکرم چوہدری شمس الدین صاحب

مکرم چوہدری شمس الدین صاحب ابن مکرم چوہدری کریم الدین صاحب مرحوم لاہور 15 جون 2009ء کو حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔ مرحوم نے ٹاؤن شپ لاہور میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ وفات کے وقت آپ بطور امین حلقہ جماعتی خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ نیک سادہ مزاج، خوش اخلاق، نماز باجماعت کے پابند، تہجد گزار اور دعا گو انسان تھے۔ دعوت الی اللہ کا بھی آپ کو بہت شوق تھا اور بڑے نڈر داعی الی اللہ تھے۔ کثیر تعداد میں غیر از جماعت مہمانوں کو زیارت مرکز کیلئے لے جاتے رہے۔ ٹاؤن شپ کی بیت الذکر کے لئے جگہ کی خرید، تعمیر اور اس کی آبادکاری کے لئے آخر دم تک بہت محنت کے ساتھ کوشش کی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 4 بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم منیر الدین شمس صاحب صدر حلقہ ٹاؤن شپ لاہور کے والد تھے۔ موصی تھے۔ تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

(6) مکرم پنڈت محمد نصر اللہ صاحب

مکرم پنڈت محمد نصر اللہ صاحب 24 جون 2009ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ باوفا، تہجد گزار اور جماعت سے اخلاص کا تعلق رکھنے والے نیک انسان تھے۔

(7) مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ

مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشارت احمد صاحب 23 مئی 2009ء کو وفات پا گئیں۔ آپ حضرت بابو عبدالحمید صاحب آف لاہور کی بیٹی تھیں۔ آپ نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ کی بھابھی تھیں۔

(8) مکرم شمس الدین KC صاحب

مکرم شمس الدین KC صاحب آف کیرالہ گزشتہ دنوں بون میرو آپریشن کے بعد مدراس میں وفات پا گئے۔ مرحوم نے ابوظہبی جماعت میں لمبا عرصہ مختلف حیثیت میں بھرپور خدمت کی توفیق پائی۔ باوفا، سلسلہ کا درد رکھنے والے اور خلافت کے فدائی وجود تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔ تدفین کیرالہ میں ہوئی۔

(9) مکرم ملک محمود احمد صاحب

مکرم ملک محمود احمد صاحب ابن مکرم علی قدر صاحب آف جرمنی 5 مئی کو ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ مرحوم نے اپنی جماعت میں صدر اور سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم نہایت نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

(10) مکرمہ ناصرہ داؤد کاہلوں صاحبہ

مکرمہ ناصرہ داؤد کاہلوں صاحبہ اہلیہ مکرم داؤد احمد کاہلوں صاحب سابق صدر مجلس انصار اللہ جرمنی 22 جون کو وفات پا گئیں۔ مرحومہ نہایت نیک، خلافت سے پیار کرنے والی مخلص خاتون تھیں۔ آپ کا ایک جوان سال بیٹا 1998ء میں کار کے حادثے میں وفات پا گیا تھا۔ جس کا صدمہ آپ نے بڑے صبر سے برداشت کیا۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

قائداعظم کی بہن فاطمہ جناح

تحریک پاکستان میں جن خواتین نے مردوں کے دوش بدوش گراں قدر خدمات انجام دیں۔ ان میں محترمہ جناح کا نام سرفہرست ہے۔ وہ نہ صرف یہ کہ اپنے عظیم قائد بھائی کی ہمدم و دمساز رہیں بلکہ انہوں نے قائداعظم کی زندگی کو ہر اعتبار سے پرسکون بنانے اور انہیں افکار و آلام کے ہجوم سے نکال کر سکون وطمانیت کی شاہراہ پر گامزن کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ وہ قائداعظم کی زندگی کے آخری لمحوں تک ان کے ساتھ رہیں اور ایک لمحے کیلئے بھی انہیں تنہا ہونے کا احساس نہیں ہونے دیا۔ بہن بھائی کا یہ رشتہ نصف صدی کی مدت تک پھیلے ہوئے سیاسی نشیب و فراز میں بھی برقرار رہا۔

محترمہ فاطمہ جناح 31 جولائی 1893ء کو کراچی میں اسی تاریخی مکان میں پیدا ہوئی تھیں جس میں قائداعظم محمد علی جناح نے جنم لیا تھا۔ وہ اپنے بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹی تھیں۔ دو سال کی عمر میں وہ اپنی والدہ کے سائے سے محروم ہو گئیں۔ اسی لئے قائداعظم ابتداء ہی سے اپنی اس بہن سے سب سے زیادہ محبت رکھتے تھے جب وہ وکالت کے لئے بمبئی میں مقیم ہوئے اور ان کے مالی حالات بہتر ہو گئے تو انہوں نے اپنی بہن کو اپنے پاس بلا لیا۔

محترمہ فاطمہ جناح نے ابتدائی تعلیم بمبئی میں ہی حاصل کی پھر وہ کلکتہ کے ایک میڈیکل کالج میں داخل ہو گئیں۔ جہاں انہوں نے دندان سازی کا کورس مکمل کیا اور بمبئی آ کر پریکٹس کرنے لگیں۔ لیکن جب قائداعظم محمد علی جناح کی اہلیہ محترمہ رتن بائی کا انتقال ہوا اور قائداعظم پر غم و اندوہ کا پہاڑ ٹوٹ پڑا تو اس عالم میں محترمہ فاطمہ جناح آگے بڑھیں اور انہوں نے اپنی زندگی اپنے بھائی کی زندگی ہر اعتبار سے مطمئن رکھنے کیلئے تج دی تا کہ قائداعظم کے سامنے جو عظیم کام تھا اس میں کسی قسم کی کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو سکے۔

جب 1936ء میں قائداعظم نے مسلم لیگ کی قیادت سنبھالی اور اس جماعت کی تنظیم کا آغاز کیا تو اس عظیم جدوجہد میں محترمہ فاطمہ جناح نے ان کے شانہ بشانہ حصہ لیا۔ قیام پاکستان سے پہلے وہ بمبئی کی پراونشل لیگ کی مجلس عاملہ کی رکن، آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کی رکن خواتین کی سب کمیٹی کی فعال اور سرگرم رکن رہیں۔ انہوں نے قائداعظم کے ساتھ ہندوستان بھر کا سفر کیا اور ہر جگہ خواتین کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیا۔

قیام پاکستان کے بعد بھی محترمہ فاطمہ جناح نے اپنے عظیم بھائی کا قدم قدم پر خیال رکھا۔ انہوں نے اپنے عظیم بھائی کو موت کے منہ سے بچانے کیلئے ڈاکٹروں کے شانہ بشانہ شدید جدوجہد کی۔ جب قائداعظم کا انتقال ہوا تو قائد کے مشن کو آگے بڑھانے کا کام محترمہ فاطمہ جناح نے سنبھال لیا اور وہ ان مقاصد عالیہ کی روشنی کا مینار بن گئیں جن کے مطابق قائداعظم پاکستان کی تعمیر کے خواہاں تھے۔

پاکستان سے ان کی لازوال محبت اور پاکستانی عوام سے ان کے گہرے لگاؤ کا اظہار اس وقت زیادہ مؤثر صورت میں سامنے آیا جب 1964ء میں محترمہ فاطمہ جناح نے ایک فوجی ڈکٹیٹر کے مقابلے میں قوم کی رہنمائی کا فریضہ سنبھالا۔ اگرچہ محترمہ فاطمہ جناح ان انتخابات میں کامیاب نہ ہو سکیں لیکن انہوں نے پاکستانی عوام کو جمہوریت اور حب وطن کا جو درس دیا تھا وہ ان کے دلوں سے کبھی محو نہ ہو سکے گا۔ ملک و ملت سے ان کی اسی محبت کی بدولت پر عوام نے انہیں مادر ملت کا خطاب دیا تھا۔

9 جولائی 1967ء کو محترمہ فاطمہ جناح اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔

احمدی طلباء کیلئے حضور انور کا پیغام

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک اہم ارشاد نظارت تعلیم کو موصول ہوا ہے۔ جس کے مطابق

’’ہر احمدی طالب علم اور وقف نو بچے کو چاہئے کہ جماعتی کتب، رسالے، MTA کے پروگرامز اور جماعتی ویب سائٹ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کریں۔ اس کے علاوہ حضور انور کی وقف نو کی کلاسز اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کتاب (Revelation Rationality......) کے ذریعہ احمدی طلبہ اور اساتذہ کو قرآن اور سائنس کے تعلقات کا علم ہوگا۔ اس سلسلہ میں سیکرٹریان تعلیم اور ذیلی تنظیموں کو بھی اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور انور کے ان ارشادات کی تعمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(نظارت تعلیم)

واقفین نو ربوہ کے پروگرام

۞ مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب سیکرٹری وقف نو لوکل انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے شعبہ واقفین نو لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے 20 جون سے 5 جولائی 2009ء کے دوران بلاک وائز یوم والد صاحبان واقفین نو کے جلسے منعقد کئے۔ جس میں محترم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو یا ان کے نائب مکرم شمیم پرویز صاحب شرکت فرماتے رہے اور واقفین نو کے والد صاحبان کو نصائح سے نوازا۔ ان پروگرام کی کل حاضری 892 رہی۔ تفصیل درج ذیل ہے۔ صدر بلاک 94، رحمت بلاک 148، فضل بلاک 113، نور بلاک 53، ناصر بلاک 78، یمن بلاک 82، علوم بلاک 70، نصر بلاک 125، احمد نگر 33 اور طاہر بلاک 96 افراد نے شرکت کی۔

درخواست دعا

۞ مکرم ڈاکٹر مبارک احمد شریف صاحب مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھانجے مکرم راشد احمد صاحب کو ٹرالی کے ساتھ حادثہ پیش آ گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے نیز ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

۞ مکرم ملک ظہور احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ ہاسٹل مدرسۃ الحفظ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھانجے کا بیٹا رضوان احمد بعمر 17 سال ابن مکرم اللہ داد صاحب شاہ تاج شوگر مل منڈی بہاؤ الدین جنہوں نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے گلے کے کینسر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم محض اپنے فضل و کرم سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور عزیزم کو عمر دراز سے نوازے۔ آمین

خبریں

کاربن ٹیکس کا نفاذ معطل

سپریم کورٹ نے پٹرولیم مصنوعات پر عائد کردہ کاربن ٹیکس کے نفاذ کے نوٹیفکیشن کو عارضی طور پر معطل کر دیا۔ فاضل عدالت نے اوگرا کو ہدایت کی کہ زیر سماعت درخواستوں کے حتمی فیصلہ تک کاربن ٹیکس وصول نہ کیا جائے۔ اوگرا کاربن ٹیکس کو منہا کر کے نیا نوٹیفکیشن جاری کرے۔ کاربن ٹیکس کی معطلی کے بعد پٹرول کی قیمتوں میں 10 روپے ڈیزل 8 روپے اور کیروسین آئل میں 6 روپے فی لیٹر کمی آئے گی۔

بیت اللہ محسود کے تربیتی مرکز پر ڈرون حملہ 16 جنگجو ہلاک

جنوبی وزیرستان میں مکین کے علاقے زنگال میں بیت اللہ محسود کے تربیتی مرکز پر ایک اور امریکی ڈرون حملے میں 4 غیر ملکیوں سمیت 16 عسکریت پسند ہلاک اور متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ حملے میں تربیتی مرکز مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔ ملبے سے 12 لاشیں نکال لی گئی ہیں۔ یہ گزشتہ دو ہفتوں کے دوران بیت اللہ محسود کے ٹھکانوں پر ہونے والا چوتھا ڈرون حملہ ہے۔

سؤر کے گوشت والی پولٹری فیڈ 4 ہفتے میں تلف کرنے کا حکم

سپریم کورٹ نے کسٹم حکام کو سؤر کے گوشت اور ہڈیوں کی ملاوٹ والی پولٹری فیڈ کو 4 ہفتوں میں تلف کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ چیف جسٹس افتخار محمد چودھری کی سربراہی میں تین رکنی بنچ نے ازخود نوٹس کی سماعت کی۔ اٹارنی جنرل کے مطابق 41 کمپنیوں میں سے 33 کی درآمد شدہ فیڈز میں سؤر کے گوشت کی ملاوٹ ثابت ہو چکی ہے۔ اب تک 14 کمپنیوں کے خلاف کارروائی کی جا چکی ہے۔ چیف جسٹس نے کہا کہ کھاد کے طور پر بھی استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیں گے، کمپنیاں تلف کریں یا ان ملکوں کو واپس بھجوائیں جہاں سے منگوائی گئی۔ کسی نے خلاف ورزی کی تو سخت کارروائی ہوگی۔

پاکستان کو طویل المیعاد اقتصادی امداد دینا چاہتے ہیں

برطانوی وزیر خارجہ ڈیوڈ ملی بینڈ پاکستان کے دورہ پر ہیں۔ انہوں نے صوابی میں متاثرین مالاکنڈ کے کیمپ کا دورہ کیا جہاں انہیں پاک فوج کی جانب سے بریفنگ دی گئی۔ میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے برطانوی وزیر خارجہ نے کہا کہ سوات کے متاثرین کے مسائل اور ضروریات معلوم کرنے آیا ہوں۔ برطانیہ پاکستان کی ترقی کیلئے اپنا کردار ادا کرتا رہے گا اور پاکستان میں امن کیلئے امداد فراہم کرتا رہے گا۔ ہم پاکستان کو طویل المیعاد معاشی اور اقتصادی امداد فراہم کرنا چاہتے ہیں۔ برطانیہ متاثرین کے مسائل کا جلد حل دیکھنا چاہتا ہے۔

20 کلو آٹے کے تھیلے کی قیمت میں 30 روپے تک اضافہ

راولپنڈی ڈویژن میں فلور ملز مالکان نے آٹے کے 20 کلو کے تھیلا کی قیمت میں 20 سے 30 روپے جبکہ لاہور اور دوسرے ڈویژنوں میں فی 20 کلو تھیلا کی قیمت میں 10 سے 15 روپے کا اضافہ کر دیا گیا۔

فیصل آباد میں 8 گرڈ سٹیشن بند، لوڈشیڈنگ کا دورانیہ 20 گھنٹے، مظاہرے جاری

واپڈا حکام کی عدم توجہی، تھرمل پاور سٹیشنوں کو گیس کی بندش اور منگلا پاور سٹیشن کی کیبل جل جانے کے بعد ملک بھر میں بجلی کی لوڈشیڈنگ بحران کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ جس کی وجہ سے شارٹ فال 4 ہزار میگاواٹ تک پہنچ گیا ہے اور لوڈشیڈنگ کا دورانیہ بھی بڑھ گیا ہے۔ فیصل آباد اور ربوہ میں بدترین لوڈشیڈنگ، فیسکو کے 8 گرڈ سٹیشن کام چھوڑ گئے۔ جس سے علاقے میں لوڈشیڈنگ کا دورانیہ 20 گھنٹے تک جا پہنچا۔ بدترین بجلی کی لوڈشیڈنگ کے خلاف پنجاب کے مختلف علاقوں میں احتجاج کا سلسلہ جاری ہے۔

مریخ پر پہلا انسانی مشن بھیجنے کی تیاری، انوکھا تجربہ

سائنسدانوں نے مریخ پر پہلا انسانی مشن بھیجنے کی تیاری کے سلسلے میں انوکھا تجربہ کیا ہے سائنسدانوں نے چھ رضا کاروں پر مشتمل گروپ ایک سو پانچ روزہ دورے پر خلا میں روانہ کر دیا ہے جس سے یہ تجربہ کیا جائے گا کہ سرخ سیارے کے سفر پر جانے والے انسان کیسے اتنے لمبے عرصہ تک خود کو تنہا رکھ سکتے ہیں اور اس کے انسانوں پر کیا نفسیاتی اور طبعی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ مریخ پر جانے کی تیاری کیلئے خلا میں جانے والا یہ پہلا انسانی مشن ہے۔

بلوچستان میں حکومتی رٹ چیلنج کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا فیصلہ

وزیر اعلیٰ بلوچستان کی سربراہی میں اعلیٰ سطح کے وفد نے اسلام آباد میں مشیر داخلہ رحمٰن سے ملاقات کی جس میں حکومتی رٹ چیلنج کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے اور بلوچستان میں بیرونی مداخلت روکنے کیلئے عمائدین کو اعتماد میں لینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

بدعنوانی میں ملوث افراد کی سزا 14 سال کرنے کی سفارش

قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے قانون و انصاف نے مجوزہ ’’عوامی و سرکاری عہدوں کے حامل افراد کے احتساب بل‘‘ میں مزید ترامیم تجویز کرتے ہوئے کرپشن میں ملوث افراد کے لئے سزا 7 سال سے بڑھا کر 14 سال اور نئے احتساب کمیشن پر بوجھ کم کرنے کے لئے کرپشن کی حد ایک کروڑ روپے مقرر کرنے کی

طاہر ہومیو پیتھک کنسلٹیشن کلینک

ڈاکٹر مرتضیٰ احمد ایم بی بی ایس K.E ایم ڈی ایران

اللہ کے فضل سے ہر طرح کے پیچیدہ، اور کرانک امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔ مشورہ کیلئے بالمشافہ ملیں یا اپنے مفصل حالات لکھ کر بذریعہ پوسٹ میڈیسن طلب کر سکتے ہیں

424-D فیصل ٹاؤن لاہور نزد گورمہ بیکرز

0322-4223537 ☎ 042-5221477

ربوہ میں طلوع و غروب 9 جولائی	
طلوع فجر	4:40
طلوع آفتاب	6:07
زوال آفتاب	1:13
غروب آفتاب	8:19

❖ اکسیر بلڈ پریشر ❖

ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے

NASIR ناصر

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph:047-6212434,Fax:6213966

LEARN German LANGUAGE

By German Lady Teacher

صرف خواتین کے لیے

Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

WEDDING | PARTY | EVERYDAY

SHARIF JEWELLERS

Rabwah SINCE 1952

Aqsa Road 6212515 6215455

Railway Road 6214750 6214760

www.sharifjewellers.com

ضرورت ملازمین

درج ذیل آسامیوں کیلئے افراد کی ضرورت ہے

1۔ ڈرائیور LTV 1 عدد

2۔ سٹور کیپر (انگریزی لکھنی اور پڑھنی جانتا ہو) 1 عدد

3۔ کک (باورچی) 1 عدد

خواہش مند احباب اس فون نمبر پر رابطہ کریں۔

03034673047

FD-10